سوال

تا ہے!

جواب

لحمد للہ.

ں :

لہ اللہ سبحانہ وتعالی نے جنہیں مسلمانوں کا حکمران بنایا ہے اور انہیں مسلمان معاشرہ کی ذمہ داری سونپی ہے وہ کس طرح اللہ اور اس کے دین کے خلاف جنگ کرنے کی جرات کرتے ہیں، اور وہ اس پر اکتفا نہیں کرتے کہ اللہ کے نازل کردہ حکم کو ترک کریں، بلکہ وہ اس میں شریعت اسلامیہ کی مخالفت اور اس حکم

ل کرنے میں تنگی پیدا کرنا اور انہیں حلال استعمال کرنے سے روکنا، اور حرام کو پھیلانا اور نشر کرنا اور اس پر راضی ہونا، اور اگر انسان کی کوئی برائی اور معصیت اس کے اپنے ساتھ مخصوص ہو تو اس پر اس نسبت سے بات کرنا آسان ہوتی ہے کہ یہ معصیت قانون کی قوت کے ساتھ ہے، تو اس کے فاعل کو ثواب

چند لحات بیٹھ کر سوچیں کہ انہوں نے ایک تنگ اور چھوٹی سی اندھیری کوٹھری میں جانا ہے جہاں نہ توان کا کوئی خادم ہوگا، اور نہ ہی وزیر و مشیر، اور نہ مال و دولت ہوگی اور تاج اور انواع واقسام کے کھانا پینا : اگر یہ سوچ لیں تو انہیں علم ہو جائیگا کہ یہ معاملہ بہت ہولناک ہے اور یہ ایک حقیقت ہے مذاق نہیں.

یہ لوگ اپنے رب اور پروردگار کی ملاقات کے متعلق سوچ لیں اور غور وفکر کریں توان کے لیے اپنی پوری زندگی کے متعلق نظر دوڑانا ممکن ہو سکتا ہے، اور اگر اللہ تعالی ان میں کوئی خیر و بھلائی جانتا ہوتا تو انہیں ہدایت نصیب فرما دیتا.

م :

لے بھائی آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ : آپ کے لیے عورت کے ولی کے بغیر شادی کرنا جائز نہیں، اور یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ لڑکی کے والد کے موجود ہوتے ہوئے لڑکی کے بھائی کے لیے بہن کی شادی کرنے کا حق نہیں، باپ کی ولایت اس وقت ختم ہوگی جب یہ پتہ چل جائے اور ثابت ہو جائے وہ لڑکی

آپ نے بیان کیا ہے کہ باپ اپنی بیٹی کی شادی کرنے سے روک رہا ہے وہ ایک اچھا قدم ہے، اور شریعت اور عقل کے بھی موافق ہے، آپ کس طرح چاہتے ہیں کہ اس کی بیٹی سے آپ شادی کرلیں اور یہ شادی اس کے ملک کے کسی محکمہ کی جانب سے تصدیق شدہ اور معتبر نہ کہلائے؟! اور کیا آپ کو علم ۔

رم بلکہ دوسرے معاملات وغیرہ کے کاغذات کی تصدیق و توثیق کرانا دین میں کوئی نئی چیز اور بدعت نہیں، بلکہ یہ تو مصالح المرسلہ میں شامل ہوتا ہے جو شریعت کے ساتھ موافق ہے.

مصلحت ہے جو شارح نے دی ہے : یعنی اسے مطلق رکھا ہے نہ تو اس کا اعتبار کیا ہے اور نہ ہی اسے ختم اور لغو قرار دیا ہے، اور ان مصالح کا حکم عام شرعی قواعد کی طرف پلٹتا ہے، اس لیے جو کوئی بھی معتبر مصلحت کے قواعد کے تحت داخل ہوگی وہ اس سے ملحق ہوگی، اور جو لغو مصلحت کے قواعد کے تحت ہو گی

خ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ مصالح المرسلہ کی تعریف میں کہتے ہیں :

ہ یہ ہے کہ مجتہد شخص دیکھے کہ یہ فعل کوئی راجح منفعت کا باعث بن رہا ہے، اور شریعت میں اس کے منافی کوئی چیز نہیں جو اسے روک رہی ہو"

ں (343-342/11).

ادی کو رجسٹر کرانے اور اس کی توثیق میں کئی ایک مصالح ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں :

1 بیوی کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اس کا باقی ماندہ مہر مؤجل جو بعد میں دینے کا کہا جاتا ہے ثابت ہوتا ہے، اور اس میں شروط کا ذکر ہوتا ہے، اور بیوی اپنے خاوند اور اولاد کی وراثت لے سکتی ہے.

2 اس کی اولاد باپ کی طرف منسوب ہونے کا ثبوت مل سکتا ہے.

3 اس کا کسی اور کے ساتھ عقد نکاح کرنا ممنوع ہوگا کیونکہ وہ پہلے ہی شادی شدہ ہے.

4 خاوند کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے، وہ اس طرح کہ بیوی نے جو مہر لیا ہے وہ ثابت ہوگا.

خاوند چار سے زائد بیویاں نہیں کر سکے گا.

ح بہت ساری کئی ایک مصلحتیں ہیں، شریعت کے لیے ممکن نہیں کہ انہیں روکے اور پیدا ہونے سے منع کرے بلکہ شادی میں حقوق کی حفاظت اور مفاسد و خرابیوں کو روکنے کی شرط لگائی جاتی ہے.

الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے :

حانہ وتعالی نے لکھنا اور گواہی اس لیے مشروع کی ہے کہ حقوق کی حفاظت ہو سکے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے :

اے ایمان والو جب تم ایک دوسرے سے وقت مقررہ تک قرض کا لین دین کرو تو اسے لکھ لیاالبقرۃ(282).

فرمایا :

اور تم اس پر اپنے مردوں میں سے دو گواہ بناؤ.

فرمایا :

اور جب تم خرید و فروخت کرو تو گواہ بنا لیا کرو.

اور پھر شریعت اسلامیہ نے بعض التزامات اور معاملات کو خدشہ کے پیش نظر توثیق کرانا ضروری کیا ہے جیسا کہ نکاح ہے" انتہی

یۃ(170/6).

ستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے دریافت کیا گیا :

ند کے لیے متعین ہے کہ وہ اپنے عقد نکاح میں کسی شخص کو متعین کرے جو بیوی کے ولی سے ایجاب کی تلقین کرائے اور خاوند کو قبول کی تلقین کرائے ، یا کہ بغیر کسی شخص کے خاوند ہی یہ سب کچھ کر سکتا ہے جبکہ عقد نکاح میں شروط اور ارکان پورے ہوں ؟

یٹی کے علماء کا جواب تھا :

ال میں بیان ہوا ہے کہ آپ کی جانب سے قبول اور لڑکی کے والد کی جانب سے ایجاب گواہی کی موجودگی اور عقد نکاح میں موجود نام کی لڑکی کی رضامندی شامل ہو تو نکاح صحیح ہے ، چاہے آپ دونوں کے مابین عقد نکاح کا ذمہ کسی اور شخص نے نہیں لیا ، کیونکہ نکاح صحیح ہونے کے لیے یہ شرط نہیں اور نہ ہی نکا

شیخ ابراہیم بن محمد آل شیخ .

عبدالرزاق عفیفی .

عبداللہ بن غدیان .

شیخ اللہ بن منیع .

ء (106-105/18) .

ا آپ کے ساتھ اپنی بیٹی کی شادی نہ کرنے دینا اس لیے ہے کہ حکومت نے اس کی اجازت نہیں دی ، یہ ایک مقبول امر ہے ، اور اس میں شریعت کی کوئی مخالفت نہیں ، اور آپ کے لیے لڑکی کے والد کی اجازت کے بغیر شادی کرنا حلال نہیں ، اور لڑکی کے بھائی کی ولایت باطل ہوگی کیونکہ باپ موجود ہے ، اور

م :

رفی شادی کی دو صورتیں ہیں :

ورت :

، خفیہ طور پر ولی کی اجازت کے بغیر شادی کرے اور جب عرفی شادی کا نام لیا جاتا ہے تو لوگ فوری طور پر یہی سمجھتے ہیں ، اگر تو ایسا ہے تو یہ عقد نکاح حرام ہے صحیح نہیں ؛ کیونکہ ولی کی موافقت نکاح صحیح ہونے کے لیے شرط ہے .

ی صورت :

ے شادی ہو ، لیکن اس کا اعلان نہ کیا جائے اور اسے مشہور نہ کیا جائے ، یا اس کی سرکاری محکمہ سے تصدیق نہ کروائی جائے ، اگر تو یہ شادی شروط اور ارکان کے اعتبار سے صحیح ہو یعنی اس میں پوری شروط اور ارکان پائے جائیں تو یہ شادی صحیح ہے ، لیکن اس کے نتیجہ میں بہت ساری خرابیاں مرتب ہوتی ہیں ، ـ

ور آپ نے اپنی جس حالت کے متعلق دریافت کیا ہے کہ لڑکی کا والد اس شادی پر موافق نہیں تو اس طرح یہ شادی دو طرح سے ممنوع ہوگی :

ا ولی کی عدم موافقت اور عدم اجازت کی بنا پر .

، اور اس کو سرکاری محکمہ سے توثیق نہ کرنے کے اعتبار سے .

بر (2127) کے جواب میں آپ کو نکاح کی شروط اور ارکان اور ولی کی شروط کے متعلق مختصر اور اہم نوٹ ملے گا ، اور سوال نمبر (7989) کے جواب میں نکاح صحیح ہونے کے لیے ولی کے متعلق مخصوص شرط کی تفصیل ملے گی آپ اس کا مطالعہ ضرور کریں .

بر (45513) اور (45663) کے جوابات میں عرفی شادی کے حکم کی تفصیل بیان ہوئی ہے آپ اس کو بھی ضرور دیکھیں .

واللہ اعلم .

اسلام سوال وجواب

98354